

سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (۳؍۸)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم اے
پادری غلام مسیح صاحب } اڈیٹرز
بینو منزل وارث روڈ لاہور
پادری ڈبلیو جے کلارک صاحب
ایم۔ اے (ایمپرس روڈ لاہور) مینیجر

نور افشان

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینیجر صاحب ہونا چاہئے اور مضامین و اشتہارات وغیرہ برای اندراج بنام اڈیٹرز ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۲	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۸ اگست سنہ ۱۹۲۴ء	نمبر ۳۲

فلسفۃ الاذہان

فائدہ مطلق فلسفہ

(ب) فائدہ خارجی

گذشتہ سے پیوستہ

(از قلم ڈاکٹر مولوی حشمت اللہ لودیانوی)

پس فلسفہ کے فائدہ پر غور کرنے میں ہمیں اولاً اس کا **فائدہ مطلق** اور پھر اس کا **فائدہ خاص** تحقیق کرنا پڑتا ہے۔ اُس کا فائدہ خاص اس لئے کہ اگرچہ یہ کسی پیشہ یا ہنر سکھانے کا علم نہیں ہے۔ تو بھی اسے ان سب علوم میں کم و بیش مہارت پیدا کرنے کے لئے کسی قدر بالواسطہ دخل ہے۔ میں اس وقت اس تقسیم کی ایک ہی شاخ کا بیان کرونگا۔ پس میں فلسفہ کے فقط اس فائدہ پر غور کرتا ہوں جس کا اندازہ اعلیٰ معیار سے کیا جاتا ہے۔ لیکن بلحاظ اس معیار کے بھی کوئی علم یا اس کی شاخ دو مختلف طریق سے مفید ہو سکتی ہے۔ اور چونکہ یہ طریقے یکساں نہیں ہیں۔ یعنی ایک علم ایک اعتبار سے زیادہ مفید ہوتا ہے۔ اور دوسرا علم کسی اور اعتبار سے۔ اس لئے در اصل فائدہ مطلق کے بھی دو جداگانہ معیار ہیں جس کے لحاظ سے ہر شاخ علم کی قدر و منزلت کا جداگانہ اندازہ کرنا چاہئے۔ انسان کی ذہنی تکمیل کا اندازہ دو مختلف اعتبارات سے کیا جاتا ہے یا تو اس واقفیت اور علوم کے اعتبار سے جو اس نے تحصیل کئے ہیں۔ یا اُس کے قویٰ کی ترقی اور تہذیب سے جس کا علم اس طرح حاصل ہو سکتا ہے کہ آدمی میں غور کرنے اور مدت تک متوجہ رہنے کی عادت دریافت کی جائے۔ یہ گو بظاہر کہنا غلط معلوم ہو تو بھی حقیقت میں یہ دو اعتبار مذکورہ نہ صرف غیر یکساں ہیں بلکہ ان دونوں میں کوئی خاص اور معین رابطہ بھی نہیں ہے اور چونکہ ممکن ہے کہ گو کسی آدمی میں بہت سا ذخیرہ علم ہو تو بھی بلحاظ ذہنی ترقی کے وہ وحشی سے کچھ بھی اچھا نہ ہو۔ اس لئے ایک علم کو اس اعتبار سے مفید کہا جاتا ہے۔ کہ اس سے بہت سی تعداد اعلیٰ اور یقینی اصولوں اور واقعات کی حاصل ہوتی ہے۔ اور دوسرے علم کو اس اعتبار سے مفید سمجھا جاتا ہے کہ اسکے ذریعہ سے قویٰ ورزش میں آ کر تکمیل حاصل کرتے ہیں ان میں سے فائدہ اول کو **فائدہ خارجی** کہتے ہیں کیونکہ یہ فائدہ باعتبار اس خارج عن الذہن واقفیت کے ہے جس میں ہمارے قوای علمیہ معروف اور مشغول رہتے ہیں اور دوسرے کو **فائدہ باطنی** یا **ذہنی** کہتے ہیں۔ کیونکہ اس میں ہمارے قوای علمیہ کی تکمیل پر لحاظ کیا جاتا ہے۔

فی الحال میں اس امر پر بحث نہیں کرونگا کہ ان فوائد میں سے کونسا **افضل** ہے۔ کیونکہ پہلے تحریر کیا جا چکا ہے کہ تمام علم صرف ذہنی ریاضت کے لئے ہے اور علم نظری بھی صرف اُس وقت قابل قدر ہوتا ہے کہ جب اس کے ذریعہ سے اعلیٰ درجہ کے قویٰ ورزش میں آئیں اور اُس کے ضمن میں میں نے اس بات کے ثابت کرنے کی بھی کوشش کی تھی کہ فائدہ ذہنی کے معیار کے لحاظ سے فلسفہ تمام علوم سے زیادہ مفید ہے۔ کیونکہ جس قدر ہمارے اعلیٰ قویٰ اس سے ورزش میں آ کر اور مختلف طریقوں سے ترقی پذیر ہو کر تکمیل حاصل کرتے ہیں۔ اس قدر تکمیل

کسی اور علم کے ذریعہ انہیں نصیب نہیں ہو سکتی۔

اب میں فلسفہ کی فضیلت کو **فائدہ خارجی** کے معیار کے لحاظ سے ثابت کرونگا۔ دھونیوا۔

علم نفسِ ناطقہ بہ لحاظ فضیلت نظری اور فضیلت عملی کے بلاریب تمام دیگر شاخہائے علم سے **افضل** اور زیادہ دلچسپ ہے۔ ایک قدیمی نامور فلسفی کہتا ہے کہ "دنیا میں کوئی شے انسان سے افضل نہیں اور انسان میں کوئی شے نفسِ ناطقہ سے اعلیٰ نہیں ہے"۔ نفسِ ناطقہ کو جس قدر اطمینان اپنے علم کے شغل سے ہوتا ہے اور کسی علم سے نہیں ہوتا۔ اور علم سے کوئی ایسی شے ظاہر نہیں ہوتی۔ جو نشہ اور فائدہ مطلق یا فائدہ اضافی میں ہمارے ذہن کے مساوی ہو سکے کہ جس کا علم تعقل کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ **خائیلان** نے سوال کیا کہ تمام علوم میں عمدہ ترین کونسا علم ہے؟ جواب ملا کہ **اپنی ذات کا علم**۔ حقیقت میں یہی ایک علم خودشناسی ہے کہ جس میں تمام انسان مشغول رہنے کی تمنا رکھتے ہیں کیونکہ ممکن ہے کہ ہر ایک شخص شغل یا ہنر اختیار کرے جو اُسے مانوس ہے تو بھی نوع کے بارہ میں یہ بات صادق آتی ہے کہ انسان کا لازمی اور حقیقی شغل انسان ہی ہے۔ **سر ٹامس براؤن** کہتا ہے کہ میری زندگی سراسر ایک معجزہ ہے جو تیس سال سے جاری ہے۔ اور اس کا بیان کرنا ایک تاریخی معاملہ نہیں بلکہ ایک قسم کا شاعرانہ مضمون ہو۔ اور عام سامعین کو ایک مصنوعی داستان کی طرح سُنائی دیگا۔

دنیا کو میں ایک سرائے خیال نہیں کرتا بلکہ ہسپتال ہم اس میں قیام کے لئے نہیں آئے بلکہ مرنے کو عالم حقیقی و اصلی جو قابلِ توجہ ہے وہ میری ذات ہے۔ میں اپنے ہی وجود کے عالم پر نظر ڈالتا ہوں اور دوسرے عالم کو میں ایک مصنوعی کرہ کی طرح استعمال کرتا ہوں اور تفننِ طبع کے لئے اُسے چکر دیتا ہوں۔ وہ لوگ جو میری بیرونی شکل کو دیکھکر اور میری حالت اور حیثیت کا اندازہ کر کے میری علوِ منزلت دریافت کرتے ہیں غلطی میں پڑجاتے ہیں۔ کیونکہ حقیقتہً میری رفعت کرہ اطلس سے بھی بڑھکر ہو۔ کرۂ زمین نہ صرف بمقابلہ اُن آسمانوں کے جو ہمیں گھیرے ہوئے ہیں ایک نقطہ ہے بلکہ بمقابلہ اُس روحانی اور جاودانی جزو کے بھی جو ہم میں ہے ایک ذرہ بے مقدار ہے وہ گرشت جو مجھے گھیرے ہوئے ہے۔ میرے نفس کو محدود نہیں کرسکتا۔ وہ سطح جس کا منتہٰے آسمان ہے مجھ کو انیا انتہا تسلیم کرنے کے لئے ترغیب نہیں دے سکتی۔ میری ذات کا دائرہ ۳۶۰ درجوں سے بڑھکر ہے۔ اگرچہ کسی پیمانہ کے درجے میرے جسم کو ماپ سکتے ہیں۔ لیکن میرا نفس اس پیمائش میں شامل نہیں ہوسکتا جبکہ میں اس امر کی تحقیقات شروع کرتا ہوں کہ میں عالم صغیرہ کیونکر ہوسکتا ہوں تو میں اپنے آپ کو عالم کبیرہ سے بھی بڑھکر پاتا ہوں۔ بیشک ہم میں ایک لطیفۂ ربانی ہے جو عناصر سے بالکل علی الرغم ہے۔ نیچر اور نیز کتب الہامی مجھے صاف صاف طور سے بتاتی ہیں کہ میں خدا کی ایک صورت ہوں۔ جو شخص اتنا بھی سمجھ نہیں سکتا وہ کچھ بھی نہیں جانتا اور اُسے مکتب علم الانسان کا طفلِ ابجد خواں بننا چاہئے۔

پنڈت پرمانند صاحب کی تقریر

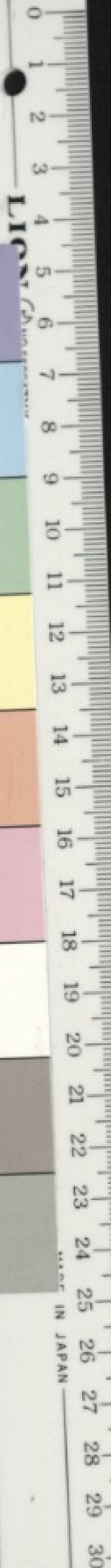
مورخہ ۱۵ جولائی کو آریہ جاتی کے مشہور و معروف مقرر پرمانند صاحب نے پٹھانکوٹ میں رات کے ۹ بجے سے ۱۱ تک نہایت جوش و خروش سے ایک تقریر کی لیکن آریہ صاحبان کا جس طرح طریقہ ہے کہ آپ نے کبھی نجات اور مکتی کے مضمون کی حاضرین کے سامنے تفسیر نہیں کی۔ بلکہ اہلِ اسلام اور مسیحیت پر سوالات کی بوچھاڑ کرتے ہیں صاحب ممدوح نے بھی اسی طریقے پر عملدرآمد کیا۔

مسیحی دین پر آپ نے کوئی معقول سوال نہیں کیا۔ بلکہ موجودہ مسیحیوں کی زندگی پر نکتہ چینی کر کے اپنی شانتی اور تسلی و تشفی کی۔ آپ نے بیان کیا کہ "بھگوان یسوع مسیح انجیل مقدس میں فرماتے ہیں کہ تم سے میں یہ کہتا ہوں کہ شریر کا مقابلہ نہ کر۔ بلکہ جو کوئی تیرے ایک گال پر طمانچہ مارے۔ دوسرا بھی اُس کی طرف پھیر دے۔ متی ۶: ۳۹۔

یہ تعلیم کیسی پاک اور عمدہ ہے جسے بھگوان صاحب نے پورا کر کے دکھلا دیا۔ چنانچہ جس وقت وہ صلیب پر لٹکائے گئے تو خالق کون و مکاں اور پروردگار دو جہاں سے آپ داعی ہوتے ہیں کہ اے باپ انکو معاف کر کیونکہ یہ جانتے نہیں کہ کیا کرتے ہیں۔ لوقا ۲۳: ۳۴۔

لیکن آجکل مسیحیوں نے اُن کے نقشِ قدم پر چلنا چھوڑ دیا ہے۔ بلکہ اگر کوئی مصیبت کا مارا اُن کو ایک طمانچہ مارے تو وہ دو لگا کر بھی چین کی دمن کا دیدار نہیں کر سکتے۔ اور اگر کوئی ایک گال دکھائے تو وہ چار سُناتے ہیں۔ دولت سے ان کو پیار ہے حالانکہ انجیل مقدس میں لکھا ہے کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے میں نکلجانا اس سے آسان ہو کہ دولتمند خدا کی بادشاہت میں داخل ہو۔ متی ۱۹: ۲۴۔ اگر وہ دنیا سے الفت کرنے والے نہ ہوتے تو آج سے کئی برس پہلے ہند کی عنان حکومت ہمارے ہاتھ میں دیدیتے وہ اس قدر خود غرض ہیں کہ اب ریل گاڑی میں تیسرا درجہ یورپین اور اینگلو انڈین کے لئے بنایا ہو جس میں کسی ہندوستانی کو سفر کرنے کی اجازت نہیں۔ ہر بات میں گورے اور کالے کا سوال پیش کرتے ہیں"۔

اس کے علاوہ آپ نے پر لطف بات یہ سُنائی جس کا ذکر ایک دفعہ مشر (دیکھو صفحہ ۱۱)



نور افشان

مطبوعہ ۸ اگست ۱۹۲۴ء

دیہاتی مسیحیوں کی نگرانی کی ضرورت ہے

معتبر ذریعہ سے سننے میں آیا ہے کہ ہمارے مرزائی بھائیوں نے ایک کمیٹی بنائی ہے جس کا صرف یہ مدعا ہے کہ دیہاتی مسیحیوں کو مرزائی مسلم بنایا جائے۔ اس کمیٹی کے کارکن خصوصیت سے اس وقت کام شروع کیا کرینگے جب مشنری صاحبان پہاڑوں پر ہوتے ہیں یعنے جون۔ جولائی۔ اگست و ستمبر کے مہینوں میں کام کیا کرینگے۔ ان مہینوں میں کمیٹی کے کارکن صاحبان اُن گاؤں میں دورہ کیا کرینگے جن میں مسیحی زمینداروں کے ماتحت کام کرتے ہیں۔ یہ ممبران اور واعظان مرزائیت زمینداروں کو ترغیب دیا کرینگے کہ وہ اپنے مسیحی کارگذاروں کو مسلمان بننے پر آمادہ کریں۔ چونکہ ان مسیحیوں کی روزی بلکہ جان و مال زمینداروں کے ہاتھ میں ہے اس وجہ سے ان مسیحیوں کو اپنے مالکوں کی رضامندی چاہنے کے لئے مسلمان ہونا پڑیگا۔ گرمیوں کے دنوں میں دیسی پادریوں اور مناادوں کے سوا اُن کی داد و فریاد سننے والا کوئی نہ ہوگا نہیں اور دیسی پادری ؎ مقابلہ کرنے سے لاچار اور عاجز ہونگے۔ لہٰذا کامیابی ہی کامیابی ہوگی۔ چنانچہ گذشتہ ماہ جولائی کی ابتدا سے سرگودھا وغیرہ کے علاقہ میں مرزائی صاحبان اسی طرح کام کرکے کامیاب بھی ہوئے ہیں۔ یہ علاقہ سی۔ ایم۔ ایس کا بتلایا جاتا ہے۔ جس علاقہ کے مشنری ہیرس صاحب بتلائے گئے ہیں۔

جو اس وقت پہاڑ پر ہیں۔

اگر یہی معاملہ ہو تو کوئی مرزائی صاحبان کو ایسی قابل اعتراض طریقِ عمل سے باز نہیں رکھ سکتا۔ پر مسیحی ان صاحبان کے طریقِ عمل کو رد کرنے کے لئے یہ انتظام کر سکتے ہیں کہ وہ دیہاتی مسیحیوں کی حفاظت و نگرانی کا انتظام کریں۔ ہر ایک مرکز پر ایک ایک ایسی کمیٹی بنائیں جس کے ممبران میں سے حسب ضرورت اپنے علاقے کے دیہاتی مسیحیوں کی خبرداری کریں۔ کمیٹی کے ممبران خود کتاب **تحقیق الاسلام** کے تینوں حصے خرید کر پڑھیں اور کم از کم اپنے اپنے علاقہ کے مسیحیوں کو سنائیں اور زیادہ سے زیادہ یہ کوشش کریں کہ ہر ایک پڑھے لکھے ذی حیثیت ذی رتبہ کو یہ کتاب پہنچے اور اُن کو بھی سنائی جائے تو انشاء اللہ مرزائیوں کی تمام کوشش بیکار ہو جائیگی۔ وہ اس گاؤں کو بھول جائینگے جس میں **تحقیق الاسلام** ہوگی۔ یہ کتاب پنجاب ریلجس بک سوسائٹی۔ انارکلی لاہور سے مل سکتی ہے۔

اشد دھرم رامائن کتھا سے سیر ہو چکے

ہمعصر اخبار عام "اچھوت سناتن دھرمیوں کو پسند نہیں کرتے" کے عنوان سے لکھتا ہے۔ اس سے پیشتر ہم یہ خبر درج اخبار کر چکے ہیں کہ مندر سناتن دھرم سبھا لاہور میں اچھوتوں کے لئے رامائن کی کتھا شروع ہوئی ہے۔ جس میں اچھوت کافی تعداد میں شریک ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہمیں معلوم ہوا ہے کہ جس روز کتھا کا آغاز ہوا تھا اس روز ہی کچھ اچھوت آئے تھے۔ بعد دو ایک روز دو شخص آتے رہے اور پھر سب عید کا چاند بن گئے۔ اچھوتوں کا یہ رویہ ظاہر کرتا ہے کہ انہیں بھی سناتن دھرمیوں پر اعتماد نہیں ہے۔ سناتن دھرمی کرنے کرانے کو تو کچھ نہیں صرف باتوں کے دھنی ہیں۔ اچھوتوں نے سمجھا ہوگا کہ دلوں کا کیا اعتبار آج مندر میں بلاتے ہیں کل جھاڑ ڈال دیں۔ شاید اس وجہ سے سناتن دھرمیوں کی کتھا میں انہوں نے آنا پسند نہیں کیا۔ اس حساب سے سناتن دھرمیوں کے اچھوت ادھار کا خاتمہ سمجھنا چاہیے۔

اگر ہم سے پوچھا جائے تو ہم کہنے کو تیار ہیں کہ جس روز سناتن دھرم میں اچھوت ادھار شروع ہوا تھا ہم اُس روز اس کا خاتمہ سمجھ بیٹھے تھے ہم نہیں سمجھے کہ ہمعصر اخبار عام نے کیوں دیر میں اچھوت ادھار کا خاتمہ سمجھا۔

بریلی علم الٰہی کے مدرسہ کا سالانہ جلسہ

ہمیں بریلی کے علم الٰہی کے مدرسہ کی ترقی کا حال پڑھکر بڑی خوشی ہوئی۔ ۲ مئی سن رواں کے روز مدرسہ میں سالانہ جلسہ تھا۔ سینئر کلاس کے طلبا کے اُستاد ملنے کی تقریب تھی جملہ اُستاد اور شاگرد اور ہمدرد شریک جلسہ تھے۔ ابتدائی کارروائی کے بعد رخصت ہونے والی جماعت کے طلبا کو ڈپلومے اور سندیں دی گئیں۔ جن طلبا نے علم الٰہی کا کورس ختم کرکے کامیابی حاصل کی اُن کا شمار ۹ تھا۔ ان میں سے ۲ سٹوڈنٹس کو درجہ اول کا ڈپلوما ملا اور ۷ کو درجہ دوم کا جملہ سٹوڈنٹس نہایت خوشی اور جوش سے معمور تھے بعد دعا و برکت کے جلسہ برخاست ہوا۔ پاس شدہ سٹوڈنٹس مسیحی خدمت کے میدان میں جہاں جہاں اُن کی خدمات کی ضرورت تھی تشریف لے گئے۔ دعا ہے کہ خدا کی برکت ان نئے مسیحی خدام کے شامل حال رہے کہ وہ صلیبی جنگ کے بہادر سپاہی بنیں آمین ؛

قصدا

میں ترقی دیکھکر دل کو کمال خوشی ہوتی ہے۔ ہر ایک نمبر میں اس کی آن۔ بان۔ شان بڑھتی نظر آتی ہے پنجاب اور یو۔پی کے عالیقدر اصحاب میں اس کی

قدر و منزلت بڑھ گئی ہے۔ وہ اصحاب جو اپنی چٹھی ضمانت لیکر بھی کسی کے حوالے نہ کیا کرتے تھے۔ نہ کبھی کسی کو خط لکھنے کی تکلیف اُٹھایا کرتے تھے۔ نہ اُنہیں کچھ لکھنے کی فرصت ہوا کرتی تھی۔ قاصد کے ہر ایک تھیلے میں بے ضمانت اُن کے خطوط و پیغامات کی بھرمار ہوتی ہے۔ قاصد کی آب و تاب اس کے اعتبار کو اسقدر بڑھا چکی ہے کہ نامہ برداروں کو اُس کے مضامین کو دیکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ قاصد عزت کے ساتھ جئیگا۔

مسیحوں میں صنعت و حرفت

کے عنوان پر چودھری جلال الدین صاحب عزیز تحصیلدار فتحگڑھ نے ایک نہایت عمدہ مضمون ہمعصر مسیحی لاہور میں دیا ہے۔ جس میں یہ بات روشن کیگئی ہو کہ تعلیم یافتہ مسیحیوں کا صنعت و حرفت سے غافل ہونا سخت نقصان دہ امر ہے۔ صرف ملازمت پر مسیحیوں کا اکتفا خطرناک ہے کیونکہ سرکاری ملازمتوں کا ہر ایک مسیحی کے لئے میسر آنا محال کی صورت رکھتا ہو۔ تجارت کے میدان میں قدم مارنے کے لئے مسیحیوں کے پاس نہ تو سرمایہ ہے نہ مقابلہ میں کامیاب ہونا ان کے لئے آسان کام ہے۔ جن کی ملازمتیں سب مسیحیوں کی ضرورت رفع نہیں کرسکتی ہیں لہٰذا مسیحیوں کی حیات و بقا کی صرف یہی صورت ہو کہ وہ صنعت و حرفت کی طرف رجوع ہوں۔ مشنری صاحبان ہمیشہ سے مسیحیوں کو مختلف پیشے اور ہنر سکھانے میں ساعی رہے ہیں۔ مگر کسی نہ کسی وجہ سے مسیحیوں نے ان سکولوں سے فائدہ نہیں اُٹھایا ہے۔ اب اس بات کی سخت ضرورت ہو کہ مشنری انڈسٹریل سکول بڑھائے جائیں اُن کو مسیحیوں کے لئے کارگر اور زیادہ مفید بنایا جائے مشنری صاحبان کے ساتھ دیسی مسیحی ملکر کوئی ایسا معقول انتظام کریں کہ انڈسٹریل مدارس مسیحیوں کے حرفت سیکھنے کے مرکز بنجائیں تا کہ مسیحی اپنی ہر جگہ روزی کمانے کے لائق ہو جائیں۔ ہمیں چودھری صاحب سے اتفاق کلی ہے۔ جس کے ساتھ ہم اس قدر اور اضافہ کرتے ہیں کہ ہندوستانی مسیحیوں کو چاہئے کہ مشنری انڈسٹریل مدارس کو زیادہ مفید بنانے کے لئے روپیہ پیسے سے بھی مشنریوں کی مدد فرمائیں۔ مسٹر الفریڈ۔ نندی جیسے بزرگ بجائے آنترم کے انڈسٹریل مدارس کے قیام و توسیع کے لئے مالی امداد دیں تو آپ کی تجویز مسیحیوں کے نہایت مفید ثابت ہوسکتی ہے۔

نیشنل مشنری سوسائٹی کے متعلق لوگوں کے خیالات

عنوان بالا پر پادری ایس۔ این طالب الدین صاحب مشنری انچارج این۔ ایم۔ ایس نے ہمعصر قاصد ماہ جولائی ۱۹۳۲ء میں اپنے دورے کا تجربہ شائع کیا ہے۔ جو گذرے ماہ پنجاب کی مسیحی جماعتوں میں کیا تھا۔ غالباً جس کی یہ غرض تھی کہ سوسائٹی کے کام کی بابت لوگوں کے خیالات دیکھے جائیں اور این ایم ایس سے لوگوں کی ہمدردی بڑھائی جائے۔ آپ کے تجربہ سے یہ بات ثابت نہیں ہوئی کہ مسیحیوں کو این۔ ایم۔ ایس کے کام سے بہت دلچسپی ہو۔ اگر آپ کے دورے کا یہی نتیجہ ہو جو آپ نے بیان کیا ہے تو پنجاب این۔ ایم۔ ایس کا خدا حافظ۔ خدا اس سوسائٹی کی عمر دراز کرے آمین۔

حل الاشکال

(۱) مشکل

مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اُس نے ہمیں مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔ کیونکہ لکھا ہو کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہو۔ گلاتی ۳: ۱۳

پولوس رسول کے یہ الفاظ مخالفین مسیحیت کے ہاتھ میں ایک زبردست طعن بنے ہوئے ہیں جو حق کے متلاشیوں کو مسیحیت سے بدظن کرنے کے لئے کارگر وسیلہ بنائے گئے ہیں۔ اگرچہ ہمیں اس بات کا علم ہو کہ آیت مذکورہ کا منشا کیا ہے۔ تو بھی اس کی صفائی میں بہت کم مسیحیوں نے توجہ کی ہو جو اصحاب دل صفائی سے اس کو سمجھنا چاہتے ہیں اُن کی خاطر ہم ذیل میں کچھ عرض کرتے ہیں۔

اس لکھے کو پہلے پڑھو جو مصلوب کو لعنتی ٹھہراتا ہے

پولوس رسول نے ایک نوشتہ کی روشنی میں یہ بات لکھی کہ مسیح ہمارے لئے لعنتی بنا۔ اس نوشتہ کی عبارت کا ایک حصہ اس نے ثبوت میں نقل کیا۔ وہ حصہ یوں آیا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے۔ پر یہ عبارت پوری نہیں ہو۔ پوری عبارت نوشتہ مذکورہ کی یوں آئی ہو:۔

اور اگر کسی نے کچھ ایسا گناہ کیا ہو جس سے اس کا قتل واجب ہو اور وہ مارا جائے اور تو اسے درخت میں لٹکائے تو اس کی لاش رات بھر درخت پر لٹکی نہ رہے بلکہ تو اسی دن اسے گاڑ دے۔ کیونکہ وہ جو پھانسی دیا جاتا ہے خدا کا ملعون ہو استثنا ۲۱: ۲۳

یہاں پر ایسے حقیقی و اصل گنہگار کے مارے جانے کا ذکر ہو جو از روئے شریعت موسوی ایسے گناہ کا علانیہ مرتکب ثابت ہو چکا ہو جس کی سزا موت مقرر ہوچکی ہو جس کے مارے جانے کا طریقہ اس آیت میں بیان ہوچکا ہے۔ ایسے جرم کا مرتکب جس کی سزا درخت پر لٹکا کر مارنا مقرر تھا جب درخت پر لٹکا دیا جاتا تھا تب شریعت کی رو سے وہ مقتول مصلوب خدا کا ملعون سمجھا جاتا تھا ایسے شخص کی لاش کو سورج ڈوبنے سے پیشتر دفن کرنے کا حکم تھا جیسا کہ آیت



منقولہ بالا سے ظاہر ہے کہ اس آیت میں ہرگز اس بات کی دلالت نہیں ملتی کہ اگر لوگ کسی نیک و پارسا کو تعصب اور ضد سے لکڑی پر ٹنکا کر مار ڈالیں تو وہ عمل بدکار کی طرح خدا کا ملعون ہو جاتا ہے۔ اس نوشتہ کا تمام مطلب عمل بدکار کے لکڑی پر مارے جانے سے علاقہ رکھتا ہے اس سے زیادہ نہیں۔

اب پولوس رسول کا مسلمہ یہ ہے کہ مسیح ہمارے لئے لعنتی بنا

وہ یہ نہیں کہتا کہ یسوع عمل بدکار ہو کر اور لکڑی پہ مارا جا کر ہمارے لئے لعنتی بنا۔ رسول کا ہرگز یہ خیال نہیں اور نہ ہو سکتا تھا۔ بلکہ وہ خود لکھتا ہے کہ "اُس نے ہمیں مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا"۔ پس یسوع مسیح کا ہمارے لئے لعنتی بننا ہرگز خدا کے ملعون کا ہمعنا نہیں جو عمل بدکاری کے جرم میں لکڑی پر ٹنکا کر مارا گیا۔ اگر رسول کے یہ معنے ہوتے تو وہ ہرگز یہ نہ لکھتا کہ یسوع مسیح نے ہمیں مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑا دیا۔ خدا کا ملعون جو عمل بدکاری اور بدعملی کی پاداش میں لکڑی پر لٹکایا جا کر مر گیا۔ کسی کو جو شریعت کی لعنت کے تحت تھے چھڑا نہ سکتا تھا۔ اگر یہ مطلب ہوتا تو یسوع مسیح کے مصلوب ہونے میں کیا خوبی تھی۔ یہودی قوم کے بہتیرے فرزند رومیوں کے ہاتھوں سے لکڑی پر ٹنکا کر مارے جاتے تھے۔ ان کی بابت پولس نے کچھ نہیں لکھا کہ اُنہوں نے ہمیں مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑا دیا۔ مگر وہ یسوع مسیح کی بابت لکھتا کہ وہ ہمارے لئے لعنتی بنا۔ اُس نے ہمیں مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔

پس ہمارے لئے لعنتی بنا کے جملہ کے معنے یہ ہیں

اول کہ ہم یہودیوں کے لئے لعنتی بنا۔ اس جملہ میں رسول نے یسوع مسیح کے مصلوب ہو کر مرنے کی بابت ایک انتہائی درد واقعی حقیقت کا اظہار کیا ہے۔ جس میں یہودی قوم کی اس نفرت کے سبب کو ظاہر و بیان کیا ہے جو یسوع مسیح کی طرف سے اس قوم کے دل میں پیدا ہو گئی تھی۔ وہ سبب و نفرت یسوع مسیح کا صلیب پر مارا جا کر بدعمل و بدکار مصلوب کے مشابہ ہو جاتا تھا۔ اس سے یہودی قوم کی نظر میں وہ لعنتی ہو گیا اور اس وجہ سے یہودی قوم کو اس سے کمال نفرت ہو گئی۔

دوم کہ رسول مسیحیوں کے لئے اسی یسوع مسیح کی یہ قدر و قیمت بیان کرتا ہے کہ گو ہم یہودیوں کے لئے لعنتی بنا مگر ہم مسیحیوں کے لئے "وہ ہمیں مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑانیوالا بنا" (مسیحیوں میں .... یہودی اور غیر یہودی لوگ شامل تھے) جس کا نتیجہ یہ ہے کہ مصلوب یسوع مسیح ہم مسیحیوں کے لئے ہرگز شرعی لعنتی نہ تھا۔ بلکہ شرعاً ہر ایک گناہ کے الزام سے پاک و مقدس تھا۔ اس حقیقت کو خود رسول نے دوسرے مقامات میں اپنے الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ مثلاً لکھا ہے "جو گناہ سے واقف نہ تھا اس کو اُس نے ہمارے لئے گناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اس میں ہو کر خدا کی راستبازی ہو جائیں" ۲ کرنتھیوں ۵: ۲۱ یہاں پر وہی حقیقت جو زیر فکر ہے دوسرے لفظوں میں ادا کی گئی ہے جس میں یسوع مسیح کو مصلوب ہونے میں معصوم عن الخطا دکھایا ہے۔ "گناہ ٹھہرایا" اور لعنتی بنا ہم معنا جملے ہیں۔

لفظ بنا اور ٹھہرایا غور طلب ہیں

لفظ "بنا" یسوع مسیح کی آزادانہ مرضی کا فعل ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ بظاہر شریعت کی روشنی میں آپ کا لعنتی بننا کسی کے جبر و اکراہ کے باعث سے نہ تھا بلکہ ضرورتاً آپ کی صلیبی موت کی رضامندی کے باعث سے تھا جیسا کہ گتسمنی کی دعا سے ظاہر ہے مگر "ٹھہرایا" ایک ایسا فعل ہے جو زیادہ سے زیادہ خدا باپ کا فعل ہو سکتا ہے۔ جس کا مطلب رضامند ہونے کا ہے۔ شریعت موسوی خدا کی شریعت تھی اس میں بیگناہ مصلوب و مقتول کو عمل بدکار مصلوب کی لعنت سے بچنے کی کوئی صورت نہ رکھی گئی تھی یہ شریعت کی خامی تھی۔ دوسری طرف یسوع مسیح نے معصوم عن الخطا و بیگناہ ہو کر صلیبی موت مرنے کو خدا کی پاک مرضی کی تکمیل جانکر بخوشی منظور کر لیا۔ اس وجہ سے مصلوب ہو کر مرنے کے باعث نے بھی یسوع مسیح کی فرمانبرداری کی تکمیل کے لئے اُسے گناہ ٹھہرنے دیا یا گناہ ٹھہرا دیا۔ کہ اس کے وسیلے سے ایماندار الٰہی راستبازی ٹھہر جائیں۔ یہی وہ نفع تھا جسے حاصل کرنے کے لئے یسوع مسیح نے لعنتی ہونا اور گناہ ٹھہرنا پسند کیا تھا۔ یہی وہ اجر تھا جو اُس نے خدا باپ کے نزدیک گناہ ٹھہر کر حاصل کیا تھا۔

ہمارا مسیحی ہونا یسوع مسیح کے مقبول خدا ہونے کی شہادت ہے

اہل دنیا کے ہاتھوں سے یسوع مسیح کے ساتھ یہ بدسلوکی بھی ایمانداروں کو دنیا اور اہلِ دنیا سے جدائی اور نفرت کروا دیتی ہے۔ مسیحی اہلِ دنیا کی اس کرباطنی اور بدذاتی کو قبول نہیں سکتے جو اُنہوں نے خدا کے مقدس مسیح سے کی۔ اہلِ ظلم و شر نے باہم ملکر خدا کے مسیح کو مصلوب کر کے شریعت کے عمل بدکار مصلوب سے ملا دیا۔ وہ جو سب سے زیادہ نیک تھا اُسے سب سے زیادہ بدکار بنا دکھایا۔ سچا مسیحی ہرگز ایسے اہل شر سے موافقت نہیں رکھ سکتا نہ غیر مسیحی دنیا کی نیکوکاری کو نیکوکاری تقین کر سکتا ہے۔ نہ یسوع مسیح کو مصلوب کرنے والے اور اُن کے قائم مقاموں کا ہم مذہب و ہم خیال ہو سکتا ہے۔ اس کا مسیحی ہونا غیر مسیحی دنیا کے ظالمانہ و ابلیسانہ طرز عمل کے خلاف ایک پروٹسٹ ہے اور یسوع مسیح کے پاک و مقدس ہو کر مصلوب ہونے کی ایک شہادت و گواہی ہے۔

نورافشاں کو قلمی امداد سے فراموش نہ کیجئے۔

ینابیع المسیحیت

مسیحیت برزخ انسانیت والوہیت ہے

آج سے اُنیس سو چھبیس برس پیشتر دنیا میں صرف چار مذہب مروج تھے۔ یعنے مصریوں کا مذہب۔ پارسیوں کا مذہب۔ اگناسٹسزم جسے بدھ مذہب کہتے ہیں اور یہودیت یا خدا کی وحدانیت کا مذہب۔ دیگر مذاہب سب عنصری مذہب کی مختلف صورتیں تھے۔ مسیحیت یہودیت سے پیدا ہوئی۔ صرف یہودیت نے انسانیت کی ایسی اعلیٰ توصیف کی تھی جو دیگر مذاہب میں ناپید تھی۔ خلاً یہودیت ابتدا سے یہ روایت اپنے ساتھ لئے چلی آتی تھی کہ خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہو یعنی نوع انسان کی بابت یہ صداقت دیگر مذاہب میں اس خالص صورت میں ناپید تھی۔ تو بھی دیگر مذاہب اس صداقت کا تھوڑا بہت احساس ضرور رکھتے تھے۔ جو اُن کی مکروہات میں پوشیدہ چلا آتا تھا۔

مثلاً غیر یہودی مذاہب میں مظاہرات قدرت مثلاً سورج چاند۔ ستارے۔ سنارے۔ ہوا۔ پانی سمندر پہاڑ آگ اور بجلی وغیرہ معبود سمجھے جاتے تھے۔ جنگل پوجا ہوا کرتی تھی۔ یہ بھی بت پرست مذاہب اپنے بادشاہوں اور بہادروں کو اپنے معبودوں کا اوتار مانکر اُن کی اپنے معبودوں کی طرح عبادت کیا کرتے تھے۔ اُن کے مذہب کے اس اعتقاد میں انسان اور الوہیت کا رشتہ تو ایک حد تک ظاہر کیا جاتا تھا۔ پر اس میں وہ صداقت ظاہر نہ ہو سکی جو یہودی مذہب کی روایت میں پائی جاتی تھی۔ مگر یہودی مذہب کی دوسری روایت کی صداقت غیر یہودی مذاہب سے درجہ صداقت تک پہنچ گئی وہ بنی آدم کا گنہگار ہو کر خدا کی مشاکلت کو خراب کرنا تھا۔ انسان کا الہ نمائی کے اعلیٰ انعام کو ضائع کرنا تھا۔ خدا کی نقش انسانیت کے صحیفہ کو اپنی جہالت وناخدائی کی چٹان پر چور چور کرنا تھا۔ یہ بات بالکل حق ہے کہ یسوع مسیح کے زمانہ تک گو بہت انسان دنیا میں پیدا ہوئے جن میں الٰہی مشاکلت کی لوگوں نے بھدی اور مدھم سی جھلک دیکھ کر ان کو بہت کچھ سمجھ لیا۔ پر حقیقت یہ ہے کہ یسوع مسیح سے پیشتر اور آپ کے بعد آجتک دنیا نے یسوع مسیح کے سوا اور کسی انسان میں الوہیت نمائی ایسی صفائی سے نہیں دیکھی جس صفائی سے یسوع مسیح کی انسانیت میں دیکھی ہے۔ یہودیت و مسیحیت یہ نہیں کہتی ہیں کہ صرف یسوع مسیح ہی خدا کی صورت ہے۔ یہودیت و مسیحیت کی صاف تعلیم ہے کہ ہر ایک بشر خدا کی صورت ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

جس دن خدا نے آدم کو پیدا کیا خدا کی صورت پر اُسے بنایا۔ پیدایش ۵: ۲ - البتہ مرد کو اپنا سر ڈھانکنا نہ چاہئے۔ کیونکہ وہ خدا کی صورت اور اس کا جلال ہے۔ ۱ قرنتی ۱۱: ۷ اور نئی انسانیت کو پہنو جو خدا کے مطابق سچائی کی راستبازی اور پاکیزگی میں پیدا کی گئی ہے۔ افسی ۴: ۲۴ کلسی ۳: ۱۰۔ اسی سے ہم خداوند اور باپ کی حمد کرتے ہیں اور اسی سے آدمیوں کو جو خدا کی صورت پر پیدا ہوئے ہیں بددعا دیتے ہیں یعقوب ۳: ۵ وہ اندیکھے خدا کی صورت اور تمام مخلوقات سے پہلے مولود ہے۔ کلسی ۱: ۱۵ -

ان سندات کی بنیاد پر نئی زمانہ جبکہ مسیحی خدا کی صورت کے معنے کلمتہ اللہ یا کلام آلٰہی یا لاگاس کے لیتے آئے ہیں اور یہ بات مانتے آئے ہیں کہ ابتدا سے سب مخلوقات دیدنی یا غیر دیدنی اسی کلمتہ اللہ سے پیدا ہوئی جس کی ہر ایک چیز کو کلمتہ اللہ کے ایک معنا ہونے کا فخر حاصل ہے۔ مگر ہر ایک انسان کی ہستی کلمتہ اللہ کے کثیر معانی کی جامع پیدا ہوئی۔ پر کسی نہ کسی سبب سے ہر ایک انسان فی زمانہ اپنے وجود سے کلمتہ اللہ یا خدا کی صورت کے پورے معنے دینے سے عاجز رہا۔ اس کی وجہ یہ بتلائی گئی کہ ہر ایک انسان گناہ میں گر کر گناہ مجسم بنا آیا ہے خدا کی مشاکلت کی نعمت کو قریباً ضائع کرتا رہا ہے۔ اس نے کلمتہ اللہ کے معانی و مفہوم کو جو اُسکی طبیعت و فطرت میں منقوش تھے اپنی بدعملی سے مٹایا ہے اس سے اس کی ہستی کی علت غائی فنا ہو رہی ہے وہ اعلیٰ طبقہ انسانیت سے گر کر حیوانیت کے طبق پر آ نکلا ہے۔ یسوع مسیح کے زمانہ تک کی تاریخ انسانی اس حقیقت کی شاہد ہے مگر خدا کا شکر ہے کہ بنی نوع انسان میں ایک یسوع مسیح کی سی ہستی بھی رونما ہوئی۔ جس میں کلمتہ اللہ یا خدا کی صورت کے تمام معانی و مطالب اور نقش و نگار پورے اور کامل پائے گئے۔ جو خدا نے انسانیت کی لوح پر کندہ کئے تھے۔ وہ مجسم کلام فضل و راستی سے بھرپور ہو کے ہمارے درمیان رہا۔ جنہوں نے اسے دیکھا وہ بے ساختہ پکار اُٹھے کہ وہ اندیکھے خدا کی صورت اور اس کی ماہیت کا نقش ہے۔ اور مسیحیوں کا عقیدہ بن گیا۔ کیونکہ اس کی بابت اس کے معاصرین نے یہ بھی گواہی دی کہ

کیونکہ اسی میں ساری چیزیں پیدا کی گئیں آسمان کی ہوں یا زمین کی۔ دیکھی ہوں یا اندیکھی۔ تخت ہوں یا ریاستیں یا حکومتیں یا اختیارات۔ ساری چیزیں اسی کے وسیلے سے اور اسی کے واسطے پیدا ہوئیں۔ کلسی ۱: ۱۵ - پھر لکھا ہے کیونکہ باپ کو یہ پسند آیا کہ ساری معموری اس میں سکونت کرے کلسی ۱: ۱۹ پھر یوں آیا ہے۔ کیونکہ الوہیت کی ساری معموری اسی میں مجسم ہو کر سکونت کرتی ہے کلسی ۲: ۹ جس میں حکمت اور معرفت کے سارے خزانے چھپے ہوئے ہیں ۲: ۳ - ایسے ایسے



جملہ انجیلی مقامات اسبات کے شاہد ہیں کہ انجیل نویسوں نے اپنے اُستاد کو خدا کی صورت یا الٰہی ذات کا سا کامل عکس اور مابجل پایا۔ اُنہوں نے اس کے حق میں جو گواہی دی ہرگز جھٹلائی نہیں جا سکتی۔ اس سے ہم یہ یقین رکھنے کے لئے مجبور ہیں کہ مسیحیت اکمل طور سے الوہیت [illegible] نما حقیقت ہو۔ اس سے زیادہ آج تک کسی دوسرے انسان کی انسانیت میں الوہیت نمائی نہیں ہوئی نہ اس کے برابر ہوئی۔ اس وجہ سے ہم مسیحیت کو برزخ انسانیت و الوہیت یقین کرتے ہیں۔

ریویو

خاص اوقات کی دعائیں

مردِ دُعا جناب پادری قاضی خیر اللہ صاحب پروفیسر سینٹ جانس ڈوِنٹی کالج لاہور نے یہ خاص اوقات کی دعائیں مرتب کر کے شہری اور دیہاتی مسیحیوں پر کمال احسان کیا ہو۔ دعا کے اس مجموعہ میں آپ نے مسیحیوں کو انچاس ۴۹ ایسے مواقع اور اوقات دکھلائے ہیں جن میں مسیحیوں کو دعا کرنا چاہئے یا دعا کے لئے ۴۹ مضمون نئے بتلائے ہیں جن کے لئے دعاؤں کی سخت ضرورت ہو اور وہ مضمون دعا کی بڑی بڑی کتابوں میں کم ملتے ہیں۔

اس رسالہ میں ان نئے مضمونوں اور موقعوں کی ایک ایک دعا لکھی ہو۔ ہر ایک دعا نہایت مختصر و جامع ہے سلیس اور سادہ اُردو میں ہر جسے بچے اور مسیحی نہایت آسانی سے حفظ کر سکتے ہیں۔ ہر ایک مسیحی والدہ یہ دعائیں آسانی سے اپنے بچوں کو سکھا سکتی ہو۔ ہر ایک مسیحی معلم آسانی سے یہ دعائیں خود یاد کر سکتا اور اپنی جماعت کو یاد کرا سکتا ہے۔ ہر ایک اُردو خواں مسیحی اور مسیحی خاندان کے پاس دعاؤں کا یہ مجموعہ ہونا ضروری امر ہے۔ ہر ایک مسیحی اُستاد اس رسالہ کا سخت محتاج ہو۔ رسالہ دعا کی ضخامت ۴۰ صفحہ کی ہے۔ قیمت برائے نام چھ روپیہ سینکڑہ ہے۔ پتہ ذیل سے یہ رسالہ طلب فرمائیے۔

پادری قاضی خیر اللہ صاحب پروفیسر
سینٹ جانس ڈوِنٹی کالج
مشن روڈ۔ لاہور۔

خداوند مسیح کا رفع جسمانی

گذشتہ سے پیوستہ

اگر کوئی سوال کرے کہ یہ جسم چڑھ کر کہاں گیا تو اس کا جواب یہ ہو کہ ماہرانِ علم ریاضی اور ماہرانِ سائنس ہم کو یہ بتاتے ہیں کہ اس دنیا کی چار اطراف ہیں۔ تین طرفیں تو ہم دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن چوتھی جانب غیر مرئی ہو جو ہماری نظروں سے اوجھل اور پنہاں ہے۔ تین اطراف جو ہم دیکھ سکتے ہیں وہ طول، عرض اور موٹائی ہو لیکن چوتھی طرف ہم نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن اگر کوئی کہے کہ چونکہ ہم چوتھی جانب کو نہیں دیکھ سکتے۔ لہٰذا اس کا کوئی وجود نہیں ہو سکتا تو یہ استدلال غلط ہوگا۔ کیونکہ وجود ہستی کے لئے اس کا مرئی ہونا کوئی لازمی شرط نہیں خدا کو کبھی کسی نے نہیں دیکھا اور نہ کوئی ان فانی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہو۔ لیکن تو بھی وہ واجب الوجود موجود ہے۔ پس جب ماہرانِ علم ریاضی اور علم سائنس ہم کو یہ بتاتے ہیں کہ اس عالم کی چوتھی جانب غیر مرئی ہو اور وجود میں ہے تو اس میں ہرگز کوئی چیز خلافِ عقل نہیں ہو سکتی۔ مرحوم پروفیسر ہرسٹل اپنے طلباء کو فرمایا کرتے تھے کہ علم ریاضی سے ہم کو یہ بھی معلوم ہو کہ اس چوتھی غیر مرئی طرف اور جانب میں مادہ پر کس طرح عمل ہوگا۔ پس ہمارے ارد گرد ایک اور غیر مرئی عالم ہے جو گو ہماری محدود آنکھوں سے اوجھل ہے تاہم حقیقت میں موجود ہے۔ اب ذرا اُس جلالی جسم کا خیال کریں جس کا ذکر مقدس پولوس اپنی تحریرات میں کرتا ہو۔ خداوند کا جلالی جسم نہ صرف اس تین طرف والے عالم میں ہی رہتا تھا بلکہ اسی چوتھی طرف یا غیر مرئی عالم میں بھی رہتا تھا۔ اور وقتاً فوقتاً اپنے شاگردوں کو وہاں سے اُتر کر دکھائی دیتا تھا۔ لیکن جب وہ عالم غیر مرئی میں چلا جاتا تھا تو اپنے شاگردوں کی نظروں سے غائب ہو جاتا تھا (لوقا ۲۴: ۳۱) اعمال نویس نے انسانی زبان میں اس حقیقت کو یوں بیان کیا کہ وہ (مسیح) ان کے دیکھتے دیکھتے اوپر اُٹھا لیا گیا۔ (اعمال ۱: ۹) اپنے حواس کی شہادت کو وہ انہی الفاظ میں ادا کر سکتے تھے۔ "آسمان" "اوپر" ہے یا "دور" ہے۔ یہ ہم ایسے الفاظ میں ہی کہہ سکتے ہیں۔ فی الحقیقت "آسمان" ایک عالم ہو جو مرئی ہے۔ ہمارے ارد گرد ہے لیکن ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو۔ اس عالم کا تصور ہم نہیں کر سکتے۔ کیونکہ تصور ان دیکھی چیزوں کا نہیں ہو سکتا لیکن یہ جلالی عالم درحقیقت موجود ہے۔ اگرچہ فانی انسان نہ اس کو دیکھ سکتا ہے اور نہ ہی اس کا بیان کر سکتا ہے۔ لیکن اگرچہ ہم اس کا تصور اپنی آنکھوں کے سامنے نہیں باندھ سکتے۔ تاہم یہ ہمارے فہم و ادراک میں آ سکتا ہو اور عقل کے خلاف نہیں بلکہ سراسر مطابق ہو۔ خداوند مسیح کا جلالی جسم اس روحانی اور غیر مرئی عالم میں سکونت کرتا تھا۔ وہ اپنے جسم کو تھوڑی مدت کے لئے اس عالم غیر مرئی سے اس عالم مادی میں لے آتا تھا لیکن یہ مادی اور فانی عالم اس غیر فانی جلالی اور روحانی جسم کی جگہ نہ تھی۔ پس وہ یہاں سے اس عالم میں رخصت ہوا اور ہماری نظروں سے پنہاں ہو گیا۔ وہاں اُس عالم غیر مرئی اور روحانی دنیا سے ہماری مدد کرتا ہے۔

برکت اللہ۔ از نارووال

غزل

از قلم ڈاکٹر مولوی حشمت الله حشمت

کجا ز سوزشِ دل مثلِ شمع گریانم
کہ سوختم ہمہ تن مثلِ برق و خندانم

جنوں کجاست کہ ز دستی بچاک کند
زبسکہ منفعل از دامن و گریبانم

بنائے صبر و قرار مرا ز پا افتاد
ز دستِ چشمِ تر خویشتن بطوفانم

کجا بسیرِ چمن مے روم دگر یاراں
ز داغِ سینۂ خود رشکِ صد گلستانم

تمام روئے زمیں قطع ساختم زیں پیش
بر آسماں کشند ایں وحشت از بیابانم

سبک ز کوئے تو برخاستن محال آمد
مثالِ سایہ در افتادہ ام گراں جانم

صلیبِ یار سزد قشقہ ام بہ پیشانی
کہ کشِ مسیح بہ جاں و بدل پرستانم

قطعہ

مناز شیخ کہ حقدارِ مغفرت ہستی
شوند مستحقِ عفوِ حق گنہگاراں۔

گرفتہ ام بجہاں گوشۂ قناعت و فقر
مبارک است زر و مال بر شمایاراں

ز آہ سرد منت بعد گر چیست عجب
کہ بادِ سرد وزد در خشتا پس از باراں

غزل

از قلم ڈاکٹر۔ نیوٹن تمر۔ دہلوی مقیم رہتک

رخِ پُر نور چھپانے سے نہ پنہاں ہوگا
یہ وہ شعلہ ہے جو پردے میں بھی عریاں ہوگا

اے قلم تجھ پہ بھی جو وصفِ رخِ جاناں ہوگا
مطلعِ شمس میرا مطلعِ دیواں ہوگا

لطفِ دیدار سے مرنا مجھے آساں ہوگا
آپ اب بھی اگر آجائیں تو احساں ہوگا

پرزے پرزے یونہی وحشت میں جو داماں ہوگا
کس طرح پھر میری تکفین کا ساماں ہوگا

چارہ گر کچھ نہ بنیگا تیری ہمدردی سے
درد ہی اب تو میرے درد کا درماں ہوگا

دل کے مٹنے کا مجھے رنج نہیں سوچ نہیں
یہ جو ویران بھی ہوگا تو بیاباں ہوگا۔

خاک اڑانے کو بھی اب خاک نہیں ہر گھر میں
اس طرح تو کوئی صحرا بھی نہ ویراں ہوگا۔

مرتے مرتے ہی کچھ آنسو میرے بہہ جائینگے
چشمِ گریاں یہ جو دم بھر تیرا مہماں ہوگا

ہاتھ پھیلائیگا یونہی جو میرا دستِ جنوں
پھر تو ثابت ہو کہ دامن یہ گریباں ہوگا

باوفا مجھ سا ملیگا نہ جہاں میں کوئی
قتل کر کے مجھے قاتل تو پشیماں ہوگا

یاد دندانِ مصفا میں جو میں روؤنگا
اشک ہر ایک میرا لعلِ بدخشاں ہوگا

پھوٹ کر پاؤں کے چھالے جو یونہی روئینگے
اے تمر وادیٔ وحشت میں بھی طوفاں ہوگا

انادی اشیاء

یہ تو مشہور عام بات ہو کہ ہمارے آریہ سماجی بھائی اپنی کتابوں کے مطابق ایشور جیو اور پرکرتی تین چیزوں کو (انادی یا ازلی) مانتے ہیں یعنی کہ وہ نہ ہی کسی سے بنے یا پیدا ہوئے ہیں اور نہ ہی ان کو فنا ہے لیکن اُن کی دینی کتابوں خصوصاً پنڈت دیانند جی مہاراج کی رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا اور ستیارتھ پرکاش کو دیکھنے سے جو اُن کے ہاں نہایت ہی مستند اور معتبر کتابیں ہیں معلوم ہوتا ہے کہ ان کے علاوہ اور بھی متعدد اشیاء میں جو ازلی یا انادی ہیں اُن کا ذکر ہم ذیل میں کرتے ہیں۔

(۱) ایشور۔ اس کے لئے حوالجات کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ امر مسلمہ عام ہے اور آخر ان کتابوں میں مذکور ہو

(۲) جیو یعنی روح چنانچہ لکھا ہے کہ جیو اور ایشور دونوں بالذات چیتن (ذی عقل) طبیعت ... دونوں کی ایک غیر فانی دھارمک ہیں (ستیارتھ پرکاش مطبوعہ سنہ ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۱۷) جیو (روح) شاشوت (ازلی یعنی قدیم ہے اور اس کے اعمال بھی پرواہ روپ (دور تسلسل) سے نتیجہ ازلی ہیں" (صفحہ ۲۴۶) پھر جینیوں کے خلاف لکھتے ہوئے ایک سوال کے جواب میں پنڈت جی کہتے ہیں "جیو اور کرموں کا تعلق چھلکے اور بیج کی طرح نہیں۔ بلکہ ان کا تعلق سمواے (لازم و ملزوم) ہے" (ایضاً صفحہ ۴۷۷ و ۴۷۸) پھر اس سوال کے جواب میں کہ وہ چار رشی) تو دنیا کے شروع میں پیدا ہوئے تھے۔ پھر اُن کے پہلے جنم (نیک اعمال) کہاں سے آ گئے" پنڈت جی لکھتے ہیں کہ تمام جیو اپنی ذات سے انادی (ازلی) ہیں اور اُن کے اعمال اور یہ تمام ذروں سے ملکر بنی ہوئی دنیا پرواہ (دور تسلسل) سے انادی (ازلی) ہے۔ (بھومکا صفحہ ۱۱) ان کے علاوہ مذکورہ بالا ہر دو کتابوں میں اور بھی بہت سے مقامات پائے جاتے ہیں جن میں جیو اور اس کے کرموں کو انادی مانا گیا ہے۔

(۳) جیو کے کرم ازلی ہیں (دیکھو اوپر نمبر ۲ میں حوالجات) لیکن ظاہر ہے کہ کرم دو قسم کے ہیں یعنی بھلے اور برے۔ لہذا ہر دو اقسام کے کرم ازلی ہوئے اور جب بندھ اور موکش بھی ہر دو انادی ہیں (دیکھو نمبر ۸ ذیل میں) تو کرم جو ان کا موجب ہیں وہ بھی

ہوئے اور بقول پنڈت دیانند جی مہاراج "جو شے غیر فانی ہوتی ہے۔ اس کی تمام صفت اور فعل بھی غیر فانی ہوتا ہے" (بھوم کا صفحہ ۲۶)

(۴) یہ کائنات ازلی ہے۔ چنانچہ مرقوم ہے۔ "یہ تمام ذروں سے مل کر بنی ہوئی دنیا پرواہ (دور تسلسل) سے انادی (ازلی) ہے" (بھوم کا صفحہ ۱۱) "سوال کبھی دنیا کا آغاز ہے یا نہیں؟ جواب نہیں۔ جیسے دن کے پہلے رات اور رات کے پہلے دن۔ نیز دن کے پیچھے رات اور رات کے پیچھے دن برابر چلا آتا ہے اسی طرح پیدایش کے پہلے پرلے اور پرلے کے پہلے پیدایش نیز پیدایش کے پیچھے پرلے اور پرلے کے پیچھے پیدایش ازلی زمانہ سے یہی دور چلا آتا ہے۔ اس کا شروع یا انتہا نہیں۔ البتہ جیسے دن یا رات کا آغاز اور اختتام دیکھنے میں آتا ہے۔ اسی طرح پیدایش اور پرلے کا آغاز اور اختتام ہوتا ہے" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۵۳)

(۵) پرکرتی ازلی ہے۔ ایشور۔ جیو۔ کائنات کی علت مادی (پرکرتی) یہ تینوں چیزیں ازلی ہیں" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۳۰) "تم گنوں کی ہیئت مجموعی یعنی پرکرتی" (ایضاً صفحہ ۱۰۲) "غیر فانی علت مادی یعنی پرکرتی (ایضاً صفحہ ۲۳۵ و ۲۳۶)

(۶) وید ازلی ہیں۔ پنڈت دیانند جی ایشور کی چند صفات کا ذکر کر کے آخر میں لکھتے ہیں۔ کہ "انہیں صفات مذکورہ بالا سے موصوف اور ہمیشہ غیر متغیر بالذات۔ غیر مولود ازلی و ابدی۔ قادر حقیقی ایشور سے ظاہر ہوئے اور اس ایشور کے علم میں موجود رہنے سے وید کا حق المعانی سے معمور اور غیر فانی ثابت ہوتا ہے" (بھوم کا صفحہ ۲۷) پھر صفحہ ۲۵ پر لکھتے ہیں "جو نیست ہے وہ ہست نہیں ہو سکتا اور جو ہست ہے وہ نیست نہیں ہو سکتا۔ نیستی سے ہستی اور ہستی سے نیستی ہونا ناممکن ہے) جو ہے وہی ہوگا۔ اس منطق سے بھی ویدوں کا غیر فانی ہونا قابل تسلیم پایا" نیز ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۳۴۔ پر ویدوں کے دائمی ہونے کا ثبوت ان الفاظ میں مسطور ہے "پرمیشور کے دائمی ہونے کے باعث اس کے علم وغیرہ صفات بھی دائمی ہیں جو اشیاء دائمی ہیں ان کی صفات اور فعل اور خطرات بھی دائمی ہیں۔ اور غیر دائمی جوہروں کے غیر دائمی ہوتے ہیں"

(۷) ویدوں کے الفاظ ازلی ہیں۔ ویدوں کے انادی ہونے کی بابت لکھتے ہوئے پنڈت دیانند جی سرسوتی اس پر تنجلی منی کی شہادت ان الفاظ میں درج کرتے ہیں۔ چنانچہ مہابھاشیہ کے مصنف پتنجلی منی جی کتاب مذکور کے پہلے آہنک اور نیز کئی مقاموں پر لکھتے ہیں کہ جس قدر الفاظ ویدوں میں آئے ہیں اور نیز وہ الفاظ جو دنیا میں مشہور ہیں سب غیر فانی ہیں۔ کیونکہ الفاظ کے اندر غیر متغیر بے زوال غیر متحرک حذف نہ ہونے والے ایزاد کا سے بری اور غیر متبدل حروف ہوتے ہیں" (بھوم کا صفحہ ۱۹)

(۸) دنیا بھر کے الفاظ ازلی ہیں (دیکھو اوپر نمبر ۷ میں پتنجلی کا عقیدہ) ایک اور مقام میں لکھتے ہیں۔ "اس لئے لفظ اکاش کی طرح ہمیشہ غیر فانی ہے۔ اور دیا کرن کے مذکورہ بالا حوالوں سے تمام لفظوں کا غیر فانی ہونا ثابت ہو۔ پھر ویدوں کے لفظوں میں تو کلام ہی کیا (بھوم کا صفحہ ۲۱)

(۹) اکاش ازلی ہے (دیکھو نمبر ۸ میں حوالہ) نیز دیکھو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۰۵ پر مترجم کا یہ نوٹ "اکاش کی کبھی پرلے نہیں ہوتی کیونکہ وہ اتصال سے پیدا نہیں ہوتا" حالانکہ اوپر کی مذکورہ اشیاء پرلے اور پیدایش دونوں ہوتی ہیں اور یہ دونوں ازلی ہیں تو پھر اکاش کے انادی ہونے میں کلام ہی کیا۔

(۱۰) بندھ اور موکش بھی انادی ہیں نمبر ۳ کے اس مقولے اور بیان سے کہ جیو اور اس کے کرم انادی ہیں یہ صریح نتیجہ نکلتا ہے کہ بندھ اور موکش بھی انادی ہیں کیونکہ انادی کرموں کے خواہ وہ نیک ہوں خواہ بد پھل بھی جو موکش اور بندھ ہیں انادی ہونگے۔ کیونکہ جو اشیاء دائمی ہیں ان کی صفات و فعل اور فطرت بھی دائمی ہیں" اور پنڈت جی مہاراج بھی تحریر فرماتے ہیں کہ "جیسے اس وقت جیو بندھ اور مکت ہیں ویسے ہی ہمیشہ رہتے ہیں بندھ اور موکش کا غایت انقطاع ہرگز نہیں" ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۷۱ و ۲۷۳ (باقی آئندہ)

پادری امر سدھو

خبریں

رسالہ بچہ بابت ماہ جولائی سنہ ۱۹۲۴ء شائع ہو گیا ہے۔ نہایت عمدہ مضامین سے مزین ہے۔ قدر دان اصحاب جلد درخواست خریداری مسٹر جوزف مائیکل نور احمد صاحب ۲۰ ڈیونڈ روڈ لاہور کے پتہ پر کریں۔

ازالہ مادہ کی ۱۶ صفحہ کی کاپی جو کاتب سے لکھائی گئی تھی وہ ۲ اگست کے روز ریلیجس بک سوسائٹی۔ انارکلی لاہور اور سول ٹرینیٹی چرچ لاہور کے درمیان ہاتھ سے گر کر گم ہو گئی ہے کاپی پانے والا مسٹر موسیٰ خاں کو ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور کے دفتر میں کاپی پہنچا دیوے تو بڑا احسان ہوگا۔

یکم اگست کے زر افشاں میں صفحہ ۱۱ کالم ۳ میں کتاب ازالہ مادہ اردو کی قیمت ۱۰ ہے۔



فروری ۱۹۲۳ء تک فرانس کی سپاہ نے ایک لاکھ جرمنوں کو اس علاقہ سے نکال دیا ہے جس پر فرانس کا تصرف ہو۔

جرمن مشنریوں کے متعلق سوال کرنے پر ہاؤس آف کامنز میں مسٹر جوڈس نے کہا کہ گورنمنٹ ہند کی پالیسی یہ ہو کہ سرکاری طور پر جنگ فتح ہونے کی تاریخ سے لیکر ۵ سال بعد تک کسی جرمن کو کسی حالت میں بھی ہندوستان آنے کی اجازت نہ دی جائے۔

لنڈن سے بالشویک ناکام ماسکو واپس چلے گئے ہیں۔ ٹائمز کے نامہ نگار کا بیان ہو کہ انگریزی معاہدہ کا مسودہ تیار ہوگیا ہے۔ لیکن مالی مسائل کا تصفیہ ابھی باقی ہے۔ توقع نہیں کہ مسائل مذکورہ کے متعلق کوئی سمجھوتہ ہوسکے۔

ایران کی مجلس وضع قوانین کے مکان پر پولیس نے دھاوا کیا اور ممبروں کے طاقچوں کی تلاشی لی۔ طاقچوں سے دستی بم گولہ بارود اور فلیتے برآمد ہوئے۔ تلاشی کے بعد بولشویکی خیالات ممبروں نے صدر پر آوازے کسے اور مضحکہ اڑایا۔

روم ۲۸ جولائی اٹلی میں مقامی حکام کو اخبارات کی بندش کا اختیار دینے کی وجہ سے شدید شورش پیدا ہوگئی ہے۔ کئی اخبارات بند ہوچکے ہیں۔

زمیندار میں شائع ہوا ہے کہ مسٹر محمد علی نے احمدآباد کے ایک جلسہ میں تقریر کرنے سے پہلے اپنی ٹوپی مسٹر گاندھی کے پاؤں پر رکھ دی اور ان کے سامنے دوزانوں ہوکر جھک گئے۔ اس پر بعض مولوی صاحبان نے ان پر کفر کا فتوےٰ لگادیا ہے۔

مسٹر لشپ صاحب مجسٹریٹ ضلع پیلی بھیت پر ایک ہندو سادھو نے تیشہ تبر سے حملہ کیا لیکن باغ کے ایک ملازم نے فوراً تبر کو پکڑ لیا جس سے اس کا ہاتھ زخمی ہوگیا سادھو کو پکڑ کر حوالات پہنچا دیا گیا۔

کپتان سیسل آلفیلڈ اور اس کے باپ پر الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے ۸ اپریل اور ۷ اگست کے درمیان روس کو مخفی طور پر اسلحہ روانہ کئے۔ سرکاری وکیل نے کہا کہ ملزمان پر ۱۹۲۱ء کے مجریہ قانون کی خلاف ورزی کا الزام ہے۔ ملزمین نے ایک کلمد آر توپیں اور بعض اسلحہ کے پرزے روس کو ارسال کئے تھے۔ وکیل صفائی نے کہا کہ جرم مذکور کی سزا سو پونڈ جرمانہ ہے۔ وکیل مذکور نے ضمانت کی درخواست کی لیکن عدالت نے منظور نہ کی۔

لوہے اور فولاد کے کارخانوں کے مزدوروں نے اس قاعدہ کے خلاف بطور دست مظاہرہ کیا ہے۔ کہ مزدور دس گھنٹے تک کام کریں۔ اور ان کی اجرت میں کوئی اضافہ نہ کیا جائے بیس ہزار مزدوروں نے کام چھوڑ دیا ہے۔

اخبار ٹائمز کے نامہ نگار متعینہ قسطنطنیہ کا بیان ہے کہ برطانی حکومت سرحد عراق کے متعلق اپنے مطالبات کی تیاری میں مصروف ہے۔ یہ مطالبات مجلس اقوام کے سامنے پیش کئے جائینگے۔ حکومت ان مطالبات کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ ہاں انگریزوں نے سرحد عراق کے تصفیہ کے متعلق کوئی ایسی تجویز پیش کی جس سے بغیر ثالث کے فیصلہ ہوسکے۔ تو برطانیہ اس پر بھی غور کریگی

لنڈن ۲۹ جولائی۔ سر آرتھر ہرٹزل مستقل نائب وزیر ہند مقرر ہوئے ہیں آپ ۱۹۲۱ء سے معاون نائب وزیر ہند تھے۔

لنڈن جولائی۔ پیکن سے ٹائمز کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ صوبہ چیہلی میں سیلاب آیا۔ دس ہزار میل سے زیادہ رقبہ زیر آب ہے۔ ایک ہزار کے قریب گاؤں برباد ہوگئے ہیں اور دس لاکھ باشندے بےخانماں ہوگئے ہیں دوسرے صوبوں سے بھی ہلاکت خیز خبریں آرہی ہیں۔

پیرس کے ایک وکیل نے اپنی ساری دولت پاگلوں اور مجنونوں کے شفاخانہ کو دیدی ہے۔ اور اپنی وصیت میں لکھا ہے:۔

میری دولت کا بیشتر حصہ مجھے اپنے دیوانے موکلوں سے ملا ہے جو مقدمات کی پیروی کا جنون رکھتے تھے۔ اور جن کی عقل کو مقدمہ بازی نے سلب کر لیا تھا۔ اس اعتبار سے اپنی ساری دولت دیوانوں کے علاج کے لئے وقف کرنا میرا ایسا فعل ہے جو مال کو مستحق اشخاص تک پہنچانے یا مال صاحب مال کو دوبارہ واپس کردینے کے مترادف ہے۔

ریاست بڑودہ کی حفظان صحت کی نمائش میں جس کا اجلاس حال ہی میں منعقد ہوا تھا۔ ہری بھائی نامی ۱۴۰ سالہ بوڑھا شخص یہ دکھانے کو پیش کیا گیا کہ حفظان صحت کے اصولوں کی پیروی کرتے ہوئے انسان یقیناً طویل عمر ہو سکتا ہے۔ گورنمنٹ بڑودہ کو یہ معلوم ہونے پر کہ ہری بھائی کی گذر اوقات کا کوئی ذریعہ نہیں دربار نے اسکی ۲۵ روپیہ ماہوار پنشن مقرر کردی



ایم۔ ایچ۔ ہوپ پلیٹڈ کیونکہ اُنہوں نے ہماری عبادتگاہیں سیاہ تھا وہ ہونا۔

اگر آج خداوند یسوع مسیح ایشیا میں پیدا ہوکر یورپ میں جاوے تو اہلِ انگلستان اُسے ایشیائی آدمی سمجھ کر کسی قسم کی عزت سے سرافراز نہ کرینگے۔ فرانس کے لوگ فیشن کے دلدادہ ہیں لہٰذا وہ اُس کا سادہ اور ایشیائی لباس دیکھ کر ناک چڑھائینگے اور یوں کہینگے کہ تمہارا یہاں کوئی حصہ اور بخرہ نہیں۔ یونانی اُس سے یوں متکلم ہونگے کہ ہم فیلسوف آدمی کے سوا کسی سے کلام نہیں کرسکتے جرمن بھی ملاقات کرنے کے لئے راضی نہ ہونگے۔

پھر اگر وہ امریکہ کا رُخ کرے تو جو لوگ جاپان جیسے آزاد لوگوں کا داخلہ گوارا نہیں کرسکتے وہ اُس فقیر طبیعت کو داخل ہونے کی کب اجازت دینگے۔ غرضیکہ تمام مسیحی دُنیا اُن کے دیدار سے اجتناب اور احتراز کریگی جس کا درشن کرنا اسکی توہین اور بے عزتی اور فیشن کے خلاف ہو۔ اُس کی تعلیم پر وہ کب عمل کرسکتے ہیں۔

گو مقرر صاحب نے مذکورہ بالا کلمات بطور اعتراض کے حاضرین کے گوش گذار کئے اور مسیحی مذہب پر نکتہ چینی اسی سے مقصود تھی۔ لیکن اس سے ہمارا دین قابلِ اعتراض نہیں تھا۔ کسی مذہب کے چند پیرو کاروں کا اپنے مرشد گرو اور رہبر کے نقشِ قدم پر نہ چلنا اس بات کی دلیل اور شہادت نہیں کہ اُس مذہب کی تعلیم کمزور اور ناقص ہے مثلاً تمام مذاہب جھوٹ بولنا۔ چوری کرنا اور خون کرنا گناہ خیال کرتے ہیں اور تمام قسم کے افعالِ شنیعہ اور قبیحہ سے اجتناب کرنے کی تعلیم دیتے لیکن مذاہب کے ماننے والے کئی دفعہ اپنے اپنے مذہب کی تعلیم کے برخلاف کرتے پکڑے جاتے ہیں اور اُن کے اس عمل سے ہم اُن مذاہب کو ہدفِ ملامت نہیں کرسکتے۔ لہٰذا پنڈت صاحب کی تقریر مسیحی مذہب پر کسی قسم کی نکتہ چینی نہ کرسکی۔ پر نہ کرسکی۔ ہاں بے شک وہ موجودہ مسیحیوں کی موجودہ زندگی اور چال چلن پر معترض تھے۔

اے مسیحی برادران آج تمام دنیا میں ہمارے منجی اور خداوند شافیٔ جہان۔ فرزند خالقِ کون و مکاں یسوع مسیح کے سامنے سرنگوں ہونے اُسکی تعلیم سچ اور برحق تسلیم کرنے کے لئے ہمتن تیار ہو۔ اور مسیح کے بھیڑ خانے کی بھیڑیں بننے کے لئے مستعد ہو لیکن ہم کہ اپنے نکمے چال چلن سے اُن کے لئے ٹھوکر کا باعث بن رہے ہیں جبکہ خداوند یسوع مسیح فرماتے ہیں کہ جو کوئی ان چھوٹوں میں سے کسی کو جو مجھ پر ایمان لائے ہیں ٹھوکر کھلاتا ہو اُس کے لئے یہی بہتر ہے کہ ایک بڑی چکی کا پاٹ اُسکے گلے میں لٹکایا جائے اور وہ گہرے سمندر میں ڈبو دیا جاوے متی ۱۸: ۶۔

کئی دفعہ جب ہم بازاری منادی کرتے ہیں تو وہ ہم سے یوں خطاب کرتے ہیں کہ صاحب من آپ کے چال چلن اور زندگی میں کونسی ایسی عمدہ اور اچھی بات ہے جو ہم پر مقناطیسی اثر کر رہی ہے۔ آپ لوگ تو ہم سے بھی گئے گذرے ہیں کئی دفعہ جب ہم گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں تو ہمیں یوں کہتے ہیں کہ جناب مسیحی ہو کر ایسا کرتے ہو۔ افسوس ہمیں ایسی مسیحیت پر۔

برادران آئیے۔ ایسے تند لیکن راست اور سچ فقرات پر ذرا توجہ فرماتے ہوئے ہم اپنی آنکھوں سے شہتیر نکالیں تاکہ ہم انکے ہدفِ ضحکہ نہ ہوں خداوند کا کلام (واقعی) زندہ اور موثر اور ہر ایک دو دھاری تلوار سے زیادہ تیز ہے اور جان اور روح اور بند بند اور گودے گودے کو جدا کر کے گذر جاتا ہے اور دل کے خیالوں اور ارادوں کو جانچتا ہے (عبرانیوں ۴: ۱۲) لیکن ہم اس کے اثر کو زائل کرنے والے نہ بنیں۔

کہتے ہیں کہ حال کے مشہور و معروف مسیحی مناظر جناب پادری احمد مسیح صاحب نے جو قرآن اور حدیث کے حافظ ہیں مسیحی ہونے سے پیشتر ایک دفعہ ایک انگریز پادری سے مناظرہ کیا۔ ۔ ۔ دورانِ بحث میں جب انکو ہزیمت آتی ہوئی نظر آئی تو پادری صاحب کے منہ پر آپ نے تھوکا۔ لیکن اُس سچے مسیحی نے اس بات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنی تقریر کو جاری رکھا اور منہ کو اپنے دستمال سے صاف کرلیا۔ اس تحمل اور حلم کا احمد مسیح پر ایسا اثر ہوا جو کل مناظرے سے ہو نہیں سکتا تھا۔ یعنی آپ تھوڑے ہی عرصے بعد مسیح خداوند کے گلے میں داخل ہو کر نجاتِ ابدی کے وارث ہوگئے اور آجکل خداوند کی خدمت کو اپنا فرضِ منصبی سمجھتے ہیں

احقر کو ایک اور سچا واقعہ یاد ہے کہ ایک دفعہ گجرات میں ایک ختری صاحب تقریر کر رہے تھے اس وقت ایک بدمعاش مسلمان نے آپ کے سر میں ایک اینٹ ماری جس سے اُنکو سخت چوٹ آئی۔ لیکن آپ نے اُف تک نہ کیا۔ بلکہ اپنے وعظ کو جاری رکھا۔ اس تقریر کے اختتام پر ہی دو مسلمان مسیح ابن اللہ پر ایمان لائے غرضیکہ ہم سینکڑوں ایسی عمدہ مثالیں پیش کرسکتے ہیں جو کہ بہت موثر ثابت ہوئیں۔ کیونکہ یہ خداوند کی تعلیم پر عمل کرنے کا نتیجہ تھیں۔

آخر میں میں تمام ناظرین نور افشاں سے ملتجی ہوں کہ آؤ ہم اپنے خداوند کی تعلیم پر عمل کرنے میں کوشاں ہوں۔ یہ تب تک نہیں ہوگا جب تک ہم صبح و شام اُس خالقِ ارض و سما سے دعا نہ کرتے رہا کریں۔ خداوند ہمیں برکت اور روح سے معمور کرے۔ آمین۔

احقر سیموایل حبیب
ٹیٹھاکوٹ

نور افشاں کے لئے نئے خریدار دیکھئے

ضرورت

سی ایم۔ایس مدرسہ کے لئے چند مدرسوں کی ضرورت ہے۔جو کہ پرائمری مدرسوں میں تعلیم دے سکیں۔ ضرورت ہو کہ درخواست کنندہ مڈل پاس ہوں یا سوا گرہ کے ٹرینڈ اُستادوں کی درخواست پر زیادہ غور کی جاویگی۔

المشتہر

پادری ایچ۔ای کلارک صاحب
مشنری انچارج بٹالہ

اُردو کتابیں

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور

آئینۂ زندگی۔ ہندوؤں کے مسئلہ آواگون کی قابلِ ویدتردید اور مسیحی ابدی زندگی کی تشریح صفحہ ۶۸-۲ر

الفرقان حصہ اول۔ اس میں بتایا ہے کہ مسیحی دین ہی اسلام ہو اور محمد صاحب اور آپ کی امت پر اس کی پیروی فرض ہے صفحہ ۷۹-۴ر

الفرقان حصہ دوم۔ قرآن میں مسیح کی نسبت جو کچھ بیان ہوا ہے اسے ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے صفحہ ۱۲۴-قیمت ۸ر

القرآن۔ مصنفہ پادری کینن سیل صاحب۔ترتیب قرآن کا تواریخی بیان صفحہ ۴۸-۴ر

بچوں کی پرورش۔ اُن کی نگرانی تعلیم و تربیت اور تادیب کے متعلق عمدہ رسالہ صفحہ ۱۵-۱ر

بائبل اور سائنس۔ اس میں ثابت کیا ہے کہ سائنس اور بائبل میں مطابقت ہو۔مگر ہندوؤں کی کتابوں اور سائنس میں مخالفت ہے صفحہ ۸۰-۱ر

چندر لیلا سادھنی۔ ایک ہندو لڑکی کی زندگی کے حالات۔جو مسیح کی خادمہ بن گئی۔ صفحہ ۳۰، مجلد ۶ر

دولتِ لازوال۔ ایک محمدی میاں بیوی کے مسیحی ہونے کا عجیب و غریب قصہ صفحہ ۲۰۲-۳ر شف ۵ کپڑا ۸ر

دینِ اسلام۔ قرآن سے ثابت کیا ہو کہ سچا دین صرف مسیحیت ہو اور بائبل پر ایمان لانے والا ہی حقیقی مسلمان ہو صفحہ ۳۲-۶ پائی۔

دو سوال (۱) کیا انسان خدا کی ہستی پر ایمان لاسکتا ہو (۲) اور اگر لاسکتا ہو تو اس کا عرفان کیونکر حاصل کرسکتا ہے صفحہ ۷۰-۳ر

فوز العظیم۔ یا زینب پنجابی کے مسیحی دین کو قبول کرنے کا تذکرہ باتصویر صفحہ ۷۶ شف ۲ر کپڑا ۶ر

حالاتِ جاپان۔ جاپانی قوم کے لباس خوراک مکان نکاح۔کھیل تماشوں۔زبان۔علم ادب گورنمنٹ اخبار اور مذہب وغیرہ کے مفصل اور دلچسپ حالات باتصویر ۸ر

ہدایت الدنیا۔ مسز ٹرنر وڈ صاحب کی انگریزی کتاب لیڈی اور آیا کا اُردو ترجمہ۔مذہبی و اخلاقی تعلیم کہانیوں کی شکل میں صفحہ ۱۲۷-۳ر

حکمت الالہام حصہ اول عقل و ایمان۔مذہب عقل و مذہب الہامی۔بائبل کا الہام۔انسان کا مائل بہ بدی ہونا۔مسیحیت ایک اخلاقی قوت ہو صفحہ ۱۵۳-۴ر

حکمت الالہام حصہ دوم۔نجات کا امکان کفارہ کی ضرورت۔ایمان و توبہ۔طبعی علم الٰہی و الہامی علم الٰہی۔ارادہ۔تدبیر و اتفاق۔خدا کی ہستی صفات اور مادہ پر اس کی فضیلت و حکومت وغیرہ صفحہ ۱۲۲-۴ر

بائبل کی کہانیاں بچوں کیلئے مؤلفہ مسز کنیڈی صاحبہ۔اناجیل کی ۲۹ کہانیاں باتصویر بمعہ سوالات صفحہ ۱۴۸-۸ر

سکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہو اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پُر فضا و بہجت افزا مقام پر واقع ہے اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیمیافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجایش ہے لہٰذا اطلاع کیا جاتا ہو کہ داخل ہونے والے پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر۔پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

وُوئنگ کرسچن ہائی سکول لودیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۴ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہوگیا ہے۔

شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری میں فی طالبعلم پانچ روپیہ اپر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہو۔

کلاس فیس سرکاری کالج ہو۔متفرق اخراجات کے لئے ڈیڑھ روپیہ ماہوار ہے۔کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی۔ الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔علاوہ ازیں جرنیل ۱ سے ۵ سے مالہ تک کرو کو نول ۹ سے ۵ تک۔مزید حالات۔۔۔۔پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہوسکتے ہیں۔

پادری ڈبلیو۔جے کلارک ایم۔اے مینیجر نور افشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا۔